مصر کے آئینی ضابطے اور اسلامی قانون

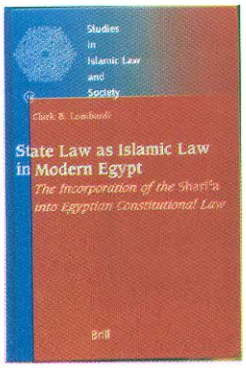

اسلامی نظریاتی کونسل کے آڈیٹوریم میں مورخہ 28 اپریل 2008ء بروز پیر کو ''جمہوریہ مصر کے اعلیٰ ترین آئینی ضابطے اور اسلامی قانون'' کے موضوع پر واشنگٹن یونیورسٹی، امریکہ کے پروفیسر کلارک لمبارڈی نے ایک خصوصی لیکچر دیا۔

ڈاکٹر محمد خالد مسعود چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل نے استقبالیہ خطاب میں پروفیسر کلارک لمبارڈی کا مختصر تعارف پیش کیا۔ مزید برآں آپ نے اسلامی نظریاتی کونسل کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور پاکستان میں ادارے کے کردار کو واضح کیا۔ آپ نے 1962ء میں اس ادارے کے قیام کے بعد سے اب تک جتنے بھی قوانین پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ ان کی مختصر تفصیلات سے آگاہ کیا۔

پروفیسر لمبارڈی، واشنگٹن یونیورسٹی میں دستوری اور تقابلی قانون کی تعلیم دیتے ہیں۔ انہیں اسلامی قانون پر بھی خاص دسترس حاصل ہے۔ پروفیسر لمبارڈی نے یہ جائزہ لیا کہ مسلم ممالک میں حالیہ آئین سازی کے وقت شریعت اسلامیہ کے کردار کو آئینی ضابطوں میں کس طرح بیان کیا گیا ہے۔ انہوں نے خاص طور پر جمہوریہ مصر کے آئین اور ضابطوں پر روشنی ڈالی اور مصر کے اعلیٰ عدالتوں میں ان مسائل کے حل کا طریقہ بتایا یہ مسائل انسانی حقوق اور آزاد معیشت کے حوالے سے خاص طور پر زیر بحث رہے ہیں۔ پروفیسر لمبارڈی کا ان مسائل پر عمیق مطالعہ ہے۔ آپ "State Law as Islamic Law in Modern Egypt" کے عنوان سے ایک کتاب بھی تحریر کر چکے ہیں۔ پروفیسر لمبارڈی نے اپنے لیکچر میں کہا کہ، بہت سے ممالک، بشمول افغانستان اور عراق نے حال ہی میں ایسے آئین نافذ کئے ہیں جن کے مطابق ریاست کا قانون بنیادی اسلامی قانونی اصولوں کی پابندی کا متقاضی ہے۔ ایسا کرتے ہوئے ان ملکوں کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مصر کی سپریم آئینی عدالت نے اسلامی قانون کا ایک نیا نظریہ پیش کیا ہے۔ عدالت نے شریعہ کے اصولوں کی تعبیر بین الاقوامی انسانی حقوق کو ساتھ رکھتے ہوئے کی۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریہ مصر کی سپریم آئینی عدالت کی نظیر ہمارے سامنے ایک ایسی عدالت کے طور پر موجود ہے جس نے ایک ایسے نظریے کی تشکیل کی ہے جو اسلامی قانونی اصولوں کی تعبیر ایسے انداز سے کرتی ہے کہ وہ جمہوریت، بین الاقوامی انسانی حقوق اور معاشی لبرلزم جیسے تصورات سے ہم آہنگ ہیں۔

تقریب میں سینٹر ڈاکٹر بابر اعوان نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور انہوں نے مصر میں اسلامی قانون سازی کی مختصر تاریخ پر روشنی ڈالی۔ آئین کے آرٹیکل 227 کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ شریعت کورٹ اور اسلامی نظریاتی کونسل کی اہمیت جس قدر آج ہے۔ شاید اس سے پہلے نہ تھی۔ ان اداروں کو آج مضبوط تر ہونا چاہیے۔ اسلامی نظریاتی کونسل عرصہ دراز سے ایک کاوش میں مصروف ہے۔ جو قابل تعریف ہے۔ میرا کونسل سے وعدہ ہے کہ کونسل کی سفارشات کی پارلیمنٹ اور سینٹ تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کروں گا۔